

دیار دوست پر

(عربی تاثرات)

از داکتر سید محمد یوسف ایم۔ پی۔ ایچ ڈی مسلم یونیورسٹی علیگندہ

یہ دیار دوست کے مٹنے ہوئے آثار ہیں دیکھ کر جن کو مری آنکھیں یوں گریہا رہیں
یاد اس محبوب کی جو دفن ان کھنڈرات میں دل جگر حب کی جدائی میں مرے گلزار میں
آہ! یہ کیا کر دیا اسے گردشِ شام و صبح سچ جو بیشک تیرے ہاتھوں یاں بھی لاچار ہیں
آہ تو نے کیوں مٹا ڈالا اس عشرت گاہ کو اب نہ وہ ہنگامے باقی ہیں نہ وہ گھر باہیں
غم سے آتلبے کلیجہ منہ کو جب کرتا ہوں یاد ایک دن عشرت کدہ تھواب جو بے دیوار ہیں

غزل

از جناب باقر رضوی

بیداد و جوہرِ حسن کا شکوہ نہ کیجئے اپنے مذاقِ درد کو رسوا نہ کیجئے
ناوکِ فگن کی نیم نگاہی کا واسطہ بے چینی و خلش کا مداوا نہ کیجئے
آنکھوں میں آ کے قلبِ مرا خوں ہونے جاؤ عارض کو آنسوؤں سے بھگو یا نہ کیجئے
حاصل نہ ہو گا کچھ بھی بجز یاسِ بے دلی دنیا کی بات بات میں الجھا نہ کیجئے
ہو جائے الجھنوں سے نہ عادتِ گریز کی عالم کوئی خیال سے پیدا نہ کیجئے
یہ ہے غنیمتِ خواب و خور و دشمنِ طرب کم بختِ دل کے ناز اٹھایا نہ کیجئے
ٹوٹے نہ دلفریبیِ حق جہاں فروز ہر چیز کو قریب سے دیکھا نہ کیجئے
بے رنگیِ حیات و غم دہر کی قسم رنگینیِ بہشت گوارا نہ کیجئے